بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Date:

الجواب حامداً ومصلیاً

لفظ "الکفیل" اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے۔ جیساکہ صحیح البخاری کی عظیم شرح "فتح الباری" میں اسماءِ حسنیٰ کی فہرست میں لفظ "الکفیل" بھی مذکور ہے۔

[باب: للہ مائۃ اسم غیر واحدۃ، رقم الحدیث: ۶۴۱۰
فتح الباری، ج ۱۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

نیز اسماء حسنیٰ کے بارے میں چند توجہ طلب امور ہے کہ!

(۱) وہ اسماءِ حسنیٰ جو اللہ تعالیٰ کے اسم ذات ہوں یا صرف اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مخصوصہ ہی کے معنی میں مستعمل ہوں تو ان کا استعمال غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا ناجائز ہے جیسے "اللہ، الرحمٰن، القدوس، الخالق وغیرہ

(۲) وہ اسماءِ حسنیٰ جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ خاصہ کے علاوہ دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دوسرے معنی کے اعتبار سے غیر اللہ کے لئے قرآن وحدیث اور تعامل امت اور عرفِ عام میں ان کا استعمال کرنا اور نام رکھنا ثابت ہو تو ایسا نام رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے "عزیز، علی، کریم، رشید" وغیرہ

((تفسیر روح المعانی، آیت: ۱۸۰ الاعراف، ج ۵/۱۲۱ ط: دار الکتب العلمیہ بیروت))

[وکذا فی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثانی والعشرون فی تسمیۃ الاولاد ج ۵/ ص ۳۶۲، ط: رشیدیہ کوئٹہ]

لفظ "الکفیل" (بمعنیٰ ضامن، ذمہ دار، مماثل) اسماءِ حسنیٰ کی دوسری قسم میں سے ہونے کی بناء پر کمپنی کا نام رکھنے کی گنجائش ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ:
العبد محمد ہارون ...
فاضل بنوری ٹاؤن
استاذ دار العلوم مدنیہ
تاریخ ۱۱/۲/۱۴۳۹ھ
۲۰۱۷/۱۱/۱

الجواب صحیح
[signature]
۱۱/۲/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
دار العلوم مدنیہ شرجانی ٹاؤن

دار الافتاء
مفتی
دار العلوم مدنیہ

دار الافتاء
فتوی نمبر: ۲۵
ج/۲
دار العلوم مدنیہ شرجانی ٹاؤن